© rasailojaraid.com

مسلمانوں کی دعائیں
آپ نے نام شکایت کا دعا رکھا ہے

(علامہ عبد اللہ العمادی)

دنیا ایک معرکۂ دار و گیر ہے، ہمیں فیروزمندی ہی کیلئے ہے جو سامان فیروزمندی ہی کا کام ہے۔ مسلمان خستہ و خوار بھی زبوں و زیاں کار بھی تاہم بہتیرے ایسے بھی ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں، وظائف و اوراد میں سرگرم رہتے ہیں، با ایں ہمہ صلاح و فلاح میں کچھ ترقی نہیں کرتے، تو اس کا کیا سبب ہے؟

تنزل اگر ترکِ شعائرِ اسلام ہے، تو التزام کا یہ الٹا اثر کیا؟

واقعہ یہ ہے کہ پہلے ہمیں دعا کا طریقہ جان لینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں خود اس کو بتایا ہے ربنا افرغ علینا صبراً و ثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكفرين "اے ہمارے پالنے والے ہمارے دل کو تذبذب تنزل سے خالی کر کے اس میں صبر و ثبات بھر دے، ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہم کو نصرت عطا فرما"

اس میں پہلی چیز "افراغ صبر" ہے۔ صبر اور ثبات ملتے جلتے اوصاف ہیں، اتنی بات ہے کہ صبر قلب سے متعلق ہے۔ افراغ کا مدعا یہ ہے کہ قلب کو تو صبر کی نعمت بخشنے والا ہی اس کو بے صبری کی کیفیت سے خالی کر دے اور پھر اس میں نعمت بھر دے۔

دوسری چیز "ثابت قدمی" اور انجام کار نصرت ہے۔

اس آیۂ شریفہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی ہے کہ نصرت مطلوب ہے تو اللہ سے التجا کرو کہ (۱) ثبات قلب حاصل ہو (۲) پھر ثبات قدم پیدا ہو (۳) جب یہ فعل قلب و فعل جوارح مکمل ہو تو پھر نصرت کے طلبگار ہو جو حاصل ہو کر رہیگی اور جو تمہارا قدرتی حق ہے وکان حقاً علینا نصر المومنین ٥

اللہ سے التجا کرنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ وسائل و ذرائع سے کام لو وأتوا البيوت من ابوابها اپنے آپ کو طاقتور بناؤ واعدوا لهم ما استطعتم من قوة دل کو مضبوط کرو جب یہ خصائص حاصل ہو جائیں تو پھر ان کے قائم رکھنے کیلئے دست بدعا ہو کہ نتیجہ میں کامیابی لازمی ہے، موجودہ حالت میں تو ہم بطریق دعائیں کرتے ہیں اور جس طرح وہ دعائیں بے نتیجہ رہتی ہیں ان کا مصداق یہ ہے کہ کیا ہے

شکوہ و تحسر سے اسی دماغ اثر کی ہے آپ نے نام شکایت کا دعا رکھا ہے

© rasailojaraid.com